بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۳

روزنامہ **الفضل** ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily **ALFAZL** RABWAH

قیمت ۲۰ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۲۱ ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ ۱۶ صلح ۱۳۵۳ہش ۱۶ جنوری ۱۹۷۴ء	نمبر ۱۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۱۵ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ رات بھر میں شدید درد رہی اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں ٭

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ضروری ہے کہ انسان حقیقی تقویٰ و طہارت کے حصول کے لئے جوانی میں کوشش کرے

جوانی میں اس کے لئے کوشش کرنا عقلمند کا کام ہے اور عقل اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دی ہے

”اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ زمانہ جو شباب اور جوانی کا زمانہ ہے ایک ایسا زمانہ ہے کہ نفسِ امّارہ نے اس کو ردّی کیا ہوا ہے لیکن اگر کوئی کارآمد ایّام ہیں تو یہی ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی قرآن شریف میں درج ہے وما ابرّئ نفسی انّ النفس لامّارۃ بالسّوء الّا ما رحم ربّی یعنی مَیں اپنے نفس کو بری نہیں ٹھہرا سکتا کیونکہ نفسِ امّارہ بدی کی طرف تحریک کرتا ہے۔ اس کی اس قسم کی تحریکوں سے وہی پاک ہو سکتا ہے جس پر میرا ربّ رحم کرے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ کی بدیوں اور جذبات سے بچنے کے واسطے نری کوشش ہی شرط نہیں بلکہ دعاؤں کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ نرا زہد ظاہری ہی (جو انسان اپنی سعی اور کوشش سے کرتا ہے) کارآمد نہیں ہوتا جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور رحم ساتھ نہ ہو اور اصل تو یہ ہے کہ اصل زہد اور تقویٰ تو ہے ہی وہی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے حقیقی پاکیزگی اور حقیقی تقویٰ اسی طرح ملتا ہے ورنہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ بہت سے جامے بالکل سفید ہوتے ہیں اور باوجود سفید ہونے کے بھی وہ پلید ہو سکتے ہیں۔ تو اس ظاہری تقویٰ و طہارت کی ایسی ہی مثال ہے تاہم اس حقیقی پاکیزگی اور حقیقی تقویٰ اور طہارت کے لئے ضرورت اِس امر کی ہے کہ اِسی زمانہ شباب و جوانی میں انسان کوشش کرے جبکہ قویٰ میں قوت اور طاقت اور دل میں ایک امنگ اور جوش ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں کوشش کرنا عقلمند کا کام ہے اور عقل اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔“

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۵۹)

وقفِ جدید کے بقایا جات کے ضمن میں ایک ضروری احتیاط

وقفِ جدید کا سولھواں سال ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۳ء کو ختم ہو چکا ہے اور عنقریب اس کا حساب بند کر دیا جائے گا اِس لئے اپنی جماعتوں کا جائزہ لیں کہ آیا ان کا چندہ وقفِ جدید ۱۹۷۳ء سو فیصدی مرکز میں پہنچ چکا ہے یا نہیں۔

ایسے احباب یا جماعتیں جو مذکورہ سال کا بقایا جنوری ۱۹۷۴ء کے شروع میں بھجوائیں ان سے گذارش ہے کہ وضاحت کے ساتھ یہ ذکر کر دیں کہ یہ نئے سال کا چندہ نہیں بلکہ گذشتہ سال کی بقیہ وصولی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

وعدہ جات تحریک جدید کی میعاد میں توسیع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت وعدہ جات تحریکِ جدید سالِ نو کی آخری تاریخ میں ۳۱ر صلح / جنوری تک توسیع فرما دی ہے۔ جملہ جماعتہائے پاکستان جلد از جلد وعدے بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ٭

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبد الحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عیدالاضحیہ

عیدالاضحیہ خدا تعالیٰ کے حضور قربانیاں پیش کرنے کی یاد تازہ کرتی ہے

جماعت احمدیہ کے احباب چونکہ شب و روز قربانیاں پیش کر رہے ہیں اسلئے مَیں انہیں عید کی مبارکباد دیتا ہوں

فیوضِ محمدی کے دائرہ کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی ذمہ داری اِس زمانہ میں جماعت احمدیہ پر ڈالی گئی ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ رصلح ۱۳۵۳ ہش مطابق ۵ رجنوری ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ۔

مرتبہ:۔ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جلسہ سالانہ کے بعد مجھ پر انفلوئنزا کا شدید حملہ ہوا تھا جس کا اثر ابھی تک باقی ہے۔ لیکن بعض دفعہ دوستوں کی ملاقات بھی شفاء کا موجب بن جاتی ہے۔ اس لئے مَیں عید کی نماز پڑھانے کے لئے یہاں آگیا ہوں تاکہ احباب کو اس رنگ میں عید کی مبارک باد کہوں جس کا ابھی مَیں مختصراً ذکر کروں گا۔

یُوں تو پہلے نبی سے لے کر

بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تک نوعِ انسانی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی کامل شریعت کی ذمہ داریوں کو اُٹھانے کی تربیت دینے کا کام کسی نہ کسی رنگ میں جاری رہا۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے اس تربیت کے کام میں خاص طور پر شدت پیدا ہوگئی۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور پھر آپؑ کی اولاد نے اس خطۂ ارض میں جہاں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مقدّر تھی اور اس قوم کو جس نے اپنے کندھوں پر سب سے پہلے اس بارِ عظیم کو اُٹھانا تھا، اس کی تربیت کے کام کو پُورے زور کے ساتھ جاری رکھا اور ہزاروں سال کی تربیت کے بعد عرب کے مکینوں کو فطری قویٰ کے لحاظ سے اِس قابل بنایا کہ وہ قرآن کریم کی شریعت کو اُٹھا سکیں اور اس کامل شریعت کی ذمہ داریوں کو نباہ سکیں۔

گویا یہ ایک بنیاد تھی جسے ایک نبی کے بعد دوسرے نبی کے ذریعہ مضبوط سے مضبوط تر بنایا جا رہا تھا۔ اور پھر ہزاروں سال کی اس تربیت اور تیاری کے بعد حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ آپؐ

انسانیت کا نچوڑ

تھے۔ آپؐ ہی کی خاطر عالمین کو۔ کائنات کو پَیدا کیا گیا تھا۔ آپؐ کی ذات میں نوعِ انسانی نے خدا تعالیٰ کی صفات کے حسین تر جلوے دیکھے۔ آپؐ کے وجود میں نوعِ انسانی نے انسانی قوتوں کی کمال نشوونما کا مشاہدہ کیا۔ پس ظاہر ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ انسان کے کندھوں پر ایک نئی قسم کی ذمہ داریاں ڈالی گئیں۔ آپؐ سے پہلے نسل انسانی کو ان ذمہ داریوں کے اُٹھانے کی تربیت دی جا رہی تھی۔ آپؐ کی بعثت کے بعد اس بنیاد پر منزل بمنزل رُوحانی محل کو بلند سے بلند تر کیا جانے لگا اور اس میں وسعت پیدا ہونی شروع ہوئی، یہاں تک کہ ہمارے اس زمانہ میں یہ وسعت اپنی انتہائی شکل اختیار کرنے کے لئے تیار کھڑی ہے۔ اب نوعِ انسانی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

عظیم رُوحانی قلعہ

میں سما جائے گی اور شیطان کے ہر قسم کے حملوں سے محفوظ ہو کر لوگ خدا تعالےٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے امن کی زندگی گزارنے لگیں گے۔

دینِ اسلام کو وسعتوں کی اس انتہاء تک پہنچانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوحانی فیوض کے دائرہ کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی ذمہ داری امت محمدیہ کے کندھوں پر ڈالی گئی تھی اور اب اس زمانہ میں یہ ذمہ داری اپنی انتہائی شکل میں امت محمدیہ کے اس گروہ پر ڈالی گئی ہے جسے جماعت احمدیہ کا نام دیا گیا ہے اور جس کی بناء حضرت مہدی معہود اور مسیح موعود علیہ السلام نے ڈالی ہے۔ یہی وہ جماعت ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قربانیاں پیش کر رہی ہے اور اس

ایثار کا نمونہ

دکھا رہی ہے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار اور آپؐ کی محبّت کے سرچشمہ سے پھوٹتا اور دُنیا کو اپنے حسن و احسان سے گرویدہ بنا کر خدائے واحد و یگانہ کی طرف لانے والا ہے۔ گویا اِس جماعت کا یہ نصب العین ہے کہ وہ اسلام کے قلعے کو حتی الامکان وسیع سے وسیع تر اور بلند سے بلند تر کرنے کے لئے کوشاں رہے۔

پس جماعت احمدیہ کمزور اور بے بس ہونے کے باوجود، حقیر سمجھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ نکاح

مورخہ ۲۹ رفتح ۱۳۵۲ ہش دسمبر ۱۹۷۳ء بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان کیا۔ اس موقعہ پر حضور نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

(یوسف سلیم شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی)

"اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے لئے آج بہت سی خوشیوں کے سامان پیدا کر دئے ہیں۔ اس وقت ۶۲ نکاحوں کا اعلان ہوگا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان تمام ازدواجی رشتوں کو ہر دو میاں بیوی کے لئے، ان کے خاندانوں کے لئے، جماعت احمدیہ کے لئے، اس ملک کے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے بہت ہی بابرکت کرے۔ اللھم آمین

---

(۱) عزیزہ نصرت جہاں احمد صاحبہ بنت مکرم مرزا مجید احمد صاحب ربوہ کا نکاح عزیزم مکرم کیپٹن مرزا نصیر احمد صاحب طارق ابن مکرم مرزا منیر احمد صاحب جہلم کے ساتھ دس ہزار روپے مہر پر۔

(۲) عزیزہ امۃ المصور صاحبہ بنت مکرم کرنل مرزا داؤد احمد صاحب کا نکاح مکرم کیپٹن ڈاکٹر مسعود الحسن صاحب ابن مکرم میجر منظور الحسن صاحب گجرات کے ساتھ بارہ ہزار روپے مہر پر۔

(۳) عزیزہ ذکیہ نزہت الماس صاحبہ بنت مکرم آغا محمد عبداللہ صاحب مرحوم ربوہ کا نکاح مکرم وسیم احمد خان صاحب ابن مکرم غلام احمد خان صاحب ربوہ کے ساتھ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۴) عزیزہ حمیرہ رشید صاحبہ بنت مکرم رشید الدین صاحب کراچی کا نکاح مکرم حفیظ الدین صاحب ابن مکرم محمد علیم الدین صاحب اسلام آباد کے ساتھ آٹھ ہزار روپے مہر پر۔

(۵) محترمہ امۃ الرافع صاحبہ بنت مکرم محمد عبداللہ صاحب ربوہ کا نکاح مکرم کیپٹن نسیم احمد سیفی صاحب ابن مکرم مولوی صالح محمد خان صاحب ربوہ کے ساتھ پانچ ہزار روپے مہر پر۔

(۶) محترمہ بشریٰ پروین صاحبہ بنت مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ربوہ کا نکاح مکرم مبشر احمد صاحب باجوہ ابن مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب کراچی سے پانچ ہزار حق مہر پر۔

(۷) محترمہ امۃ الحلیم زاہدہ صاحبہ بنت مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی ربوہ کا نکاح مکرم شیخ محمد نعیم صاحب ابن مکرم شیخ محمد اسلم صاحب دنیاپور ضلع ملتان سے پانچ ہزار روپے مہر پر۔

(۸) محترمہ مسعودہ ناہید صاحبہ بنت مکرم مولوی نذیر احمد خان صاحب ربوہ کا نکاح مکرم محمد وسیم صاحب ابن مکرم شیخ محمد اسلم صاحب دنیاپور ضلع ملتان سے پانچ ہزار روپے مہر پر۔

(۹) محترمہ طاہرہ عطا صاحبہ بنت مکرم چوہدری عطاء اللہ خان صاحب ربوہ کا نکاح مکرم سید محمد افضل ہاشمی صاحب ابن مکرم سید محمد بشیر صاحب ہاشمی ایبٹ آباد سے دو ہزار روپے مہر پر۔

(۱۰) محترمہ فراست صاحبہ بنت مکرم شیخ محمد اقبال صاحب کوئٹہ کا نکاح مکرم اسلم فاروقی ابن مکرم چوہدری غلام اللہ صاحب لاہور سے بیس ہزار روپے حق مہر پر۔

(۱۱) محترمہ سعیدہ خانم صاحبہ بنت مکرم غلام مصطفیٰ صاحب تنبیر۔ ضلع گجرات کا نکاح مکرم نصیر محمد خان صاحب ابن مکرم ڈاکٹر میجر محمد خان صاحب عدن سے ۲۲ ہزار حق مہر پر۔

(۱۲) محترمہ ڈاکٹر عارفہ کوثر صاحبہ بنت مکرم میاں بشیر احمد صاحب کوئٹہ کا نکاح مکرم عبدالحفیظ صاحب ابن مکرم عبداللطیف صاحب لاہور سے دس ہزار روپے مہر پر قرار پایا۔

(۱۳) محترمہ افشاں کرنی صاحبہ بنت مکرم عنایت اللہ خان صاحب کوئٹہ کا نکاح مکرم کیپٹن ڈاکٹر انوار احمد صاحب انوری ابن مکرم میجر ڈاکٹر نذیر احمد خالد صاحب

سرگودھا سے پندرہ ہزار روپے مہر پر۔

(۱۴) محترمہ ریحانہ باجوہ صاحبہ بنت چوہدری عبداللہ صاحب باجوہ لاہور کا نکاح مکرم سلیم احمد ناصر صاحب ابن چوہدری عبدالستار صاحب بستی بابا اللہ بخش ضلع رحیم یار خان سے پانچ ہزار روپے مہر پر۔

(۱۵) محترمہ عابدہ ملک صاحبہ بنت مکرم عزیز محمد خان صاحب ڈیرہ غازیخاں کا نکاح مکرم رفعت محمود صاحب ابن مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب راولپنڈی سے پانچ ہزار روپے مہر پر۔

(۱۶) محترمہ مسرت بیگم صاحبہ بنت مکرم راجہ محمد مرزا خان صاحب ربوہ کا نکاح مکرم قمر احمد خان صاحب ابن مکرم چوہدری رفیع محمد خان صاحب ربوہ سے پانچ ہزار روپے مہر پر۔

(۱۷) محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم رحیم بخش صاحب مرحوم ساکن احمد نگر کا نکاح مکرم محمد ظفر صاحب ابن مکرم محمد سعید صاحب ربوہ سے ایک ہزار روپے مہر پر۔

(۱۸) محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد انور صاحب نارووال ضلع سیالکوٹ کا نکاح مکرم محمد رشید احمد صاحب ابن مکرم محمد صوبی صاحب ساکن نارووال سے دو ہزار روپے مہر پر۔

(۱۹) محترمہ روبینہ شاہین صاحبہ بنت مکرم صوبیدار محمد عظیم صاحب ساکن چک ۲ ضلع گجرات کا نکاح مکرم محمد صدیق صاحب ابن مکرم محمد لطیف صاحب ساکن چک ۲ ضلع گجرات سے دو ہزار روپیہ مہر پر۔

(۲۰) محترمہ کلثوم اختر صاحبہ بنت مکرم شمس الدین صاحب خلیل آباد کالونی ضلع میرپور آزاد کشمیر کا نکاح مکرم کرامت حسین مختار صاحب ابن مکرم مختار احمد صاحب ساکن گوٹی بٹالی آزاد کشمیر سے ڈیڑھ ہزار روپے مہر پر۔

(۲۱) محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم حکیم بشیر احمد صاحب ساکن دار النصر ربوہ کا نکاح مکرم ارشد اقبال صاحب ابن مکرم خلیل احمد صاحب چک نمبر ۵۰ ج سٹھیالہ ضلع لائلپور سے چار ہزار روپے مہر پر۔

(۲۲) محترمہ سلمیٰ منور صاحبہ بنت مکرم چوہدری منور احمد صاحب ربوہ کا نکاح مکرم چوہدری حامد کریم صاحب ابن مکرم چوہدری فضل کریم صاحب لائلپور سے دو ہزار روپے حق مہر پر۔

(۲۳) محترمہ نصرت سلطانہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب ساکن چک ۲۹۶ ج ب جعفاپور لائلپور کا نکاح مکرم بشیر احمد صاحب ابن عنایت اللہ ساکن قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ سے پانچ ہزار روپے مہر پر۔

(۲۴) محترمہ کشور سلطانہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب ساکن چک ۲۹۶ ج ب جعفاپور لائلپور کا نکاح مکرم رشید احمد صاحب ابن مکرم عنایت اللہ ساکن قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ سے پانچ ہزار روپے مہر پر۔

(۲۵) محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ بنت مکرم شیخ محمد شریف صاحب گوجرانوالہ کا نکاح مکرم بشیر احمد صاحب طاہر ابن مکرم میاں محمد فضل مرحوم ساکن چنیوٹ سے پانچ ہزار روپے مہر پر۔

(۲۶) محترمہ نصرت بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب ساکن ۱۷۰ ضلع مظفرگڑھ کا نکاح مکرم چوہدری منور احمد صاحب ابن مکرم چوہدری نور الدین صاحب مرحوم ساکن ۲۱۹ ر ب ملویانوالہ ضلع لائلپور سے چار ہزار روپے مہر پر۔

(۲۷) محترمہ صفیہ میر صاحبہ بنت مکرم خواجہ غلام احمد صاحب سیالکوٹ شہر کا نکاح مکرم ملک محمود مبارک صاحب ابن مکرم ملک مبارک علی صاحب لاہور سے پانچ ہزار روپے مہر پر۔

(۲۸) محترمہ طاہرہ پروین صاحبہ بنت مکرم عبداللطیف صاحب کراچی کا نکاح مکرم محمد انور عارف صاحب ابن مکرم محمد عادل بدر صاحب سرگودھا سے اڑھائی ہزار روپے مہر پر۔

(۲۹) محترمہ امۃ الباری صاحبہ بنت مکرم محمد سلیمان صاحب چک ۲۹۵ گ ب ضلع لائلپور کا نکاح مکرم محمد یونس صاحب ابن مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ساکن احمد نگر ضلع جھنگ سے تین ہزار روپے مہر پر۔

(۳۰) محترمہ شاہدہ ملک صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ کا نکاح مکرم ملک نسیم احمد صاحب ابن مکرم ملک محمد ابراہیم صاحب ساکن بھیرو چک ضلع سیالکوٹ سے پانچ ہزار روپے مہر پر۔

(۳۱) محترمہ نسیم طاہرہ صاحبہ بنت مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاہ ساکن چک ۱۱۷ چہور ضلع شیخوپورہ کا نکاح مکرم عبدالغفور ناصر ابن مکرم عبدالستار ناصر سے ڈیڑھ ہزار روپے مہر پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳۲) محترمہ بشریٰ نعیمہ ساجدہ صاحبہ بنت مکرم غلام رسول صاحب ساکن کالس ضلع گجرات کا نکاح مکرم محمود احمد صاحب ابن مکرم راجہ بہادر خان صاحب ساکن مونگ ضلع گجرات سے پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۳۳) محترمہ نجمہ احمد صاحبہ بنت مکرم میاں احمد یار صاحب ساکن پاکپتن ضلع ساہیوال کا نکاح مکرم میر عبدالمجید صاحب شاہد ابن مکرم میر فقیر محمد صاحب مرحوم سے ڈیڑھ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۳۴) محترمہ شمیم اختر صاحبہ بنت مکرم میاں محمد سلطان خان صاحب ساکن چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر کا نکاح مکرم مبشر احمد صاحب منہاس ابن مکرم میاں غلام نبی خان صاحب ساکن چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر سے دو ہزار روپے حق مہر پر۔

(۳۵) محترمہ قدسیہ طاہرہ صاحبہ بنت مکرم قریشی محمد اکمل صاحب ربوہ کا نکاح مکرم ناصر احمد صاحب قریشی ابن مکرم قریشی محمد افضل صاحب ربوہ سے دو ہزار روپے حق مہر پر۔

(۳۶) محترمہ ناصرہ پروین صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب کاہلوں کا نکاح مکرم داؤد احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب کاہلوں ضلع ساہیوال سے پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۳۷) محترمہ بشریٰ پروین صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب نواب آباد فارم ضلع حیدرآباد کا نکاح مکرم عبدالرؤف خان صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالغفور خان صاحب چک ۲ TDA ضلع سرگودھا سے پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۳۸) محترمہ ساجدہ ممتاز صاحبہ بنت مکرم چوہدری ممتاز احمد صاحب ساکن چک ۲۲ EB ضلع ساہیوال کا نکاح مکرم محمد یحییٰ صاحب ابن مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب ساکن پٹیالہ ساہیاں ضلع گجرات سے دس ہزار روپے حق مہر پر۔

(۳۹) محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم مستری صلاح الدین صاحب چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کا نکاح مکرم عبدالکریم صاحب قدسی ابن مکرم مستری اللہ دتہ صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ سے دو ہزار روپے حق مہر پر۔

(۴۰) محترمہ عصمت ریحانہ صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب قریشی سیالکوٹ کا نکاح مکرم ضیاء الدین ظفر صاحب ابن مکرم مستری صلاح الدین صاحب ساکن چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ سے ڈیڑھ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۴۱) محترمہ طاہرہ تبسم صاحبہ بنت مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب لائلپور کا نکاح مکرم محمد ظفر اللہ صاحب ابن مکرم چوہدری محمد عطا ربی ساکن ڈھاکے ضلع شیخوپورہ سے دو ہزار روپے حق مہر پر۔

(۴۲) محترمہ بشریٰ پروین صاحبہ بنت مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب سیالکوٹ کا نکاح مکرم چوہدری منیر الرحمٰن صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ربوہ سے اڑھائی ہزار روپے حق مہر پر۔

(۴۳) محترمہ امۃ النصیر ناصرہ صاحبہ بنت مکرم فتح محمد خان صاحب ربوہ کا نکاح مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب لائلپور سے اڑھائی ہزار روپے حق مہر پر۔

(۴۴) محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ بنت مکرم راجہ محمد تاج صاحب ساکن چک ۲۰ ڈبری فارم ضلع گجرات کا نکاح مکرم افتخار انور صاحب ابن مکرم صوبیدار محمد شریف صاحب ساکن چک نمبر ۲ ڈبری فارم ضلع گجرات سے ۸۵۰ روپے حق مہر پر۔

(۴۵) محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد علی خان صاحب راجپوت ساکن چک ۷ RB ج ب ضلع لائلپور کا نکاح مکرم محمد شریف صاحب ابن مکرم اللہ رکھا صاحب ساکن مانگا ضلع سیالکوٹ سے دو ہزار روپے حق مہر پر۔

(۴۶) محترمہ حیاتاں بی بی صاحبہ بنت مکرم فتح دین صاحب ساکن خوشاب ضلع سرگودھا کا نکاح مکرم غلام سرور صاحب ابن مکرم نور الٰہی صاحب چک ۲۶ ج ب کلال ضلع لائلپور سے ایک ہزار روپے حق مہر پر۔

(۴۷) محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ بنت مکرم راجہ محمد مرزا خان صاحب کا نکاح بشارت احمد صاحب ابن مکرم چوہدری نور محمد صاحب ربوہ سے دو ہزار روپے حق مہر پر۔

(۴۸) محترمہ مسرت بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کراچی کا نکاح مکرم خلیل احمد صاحب ناصر ابن مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ سے دس ہزار روپے حق مہر پر۔

(۴۹) محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی کا نکاح مکرم محمد اسحاق صاحب ابن مکرم علی محمد صاحب ساکن کراچی سے پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۵۰) محترمہ انیسہ مشتاق صاحبہ بنت مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب ربوہ کا نکاح مکرم چوہدری منور احمد صاحب باجوہ ابن مکرم چوہدری محمد حسین صاحب باجوہ مرحوم چک ۲۱۲ ج ب کھوکھووالی ضلع لائلپور سے دس ہزار روپے حق مہر پر۔

(۵۱) محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد ابراہیم صاحب ساکن چک ۲۹۷ ج ب ضلع لائلپور کا نکاح مکرم محمود صاحب ابن مکرم صدیق محمد صاحب ساکن نوسی والا ضلع سیالکوٹ سے ایک ہزار روپے حق مہر پر۔

(۵۲) محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم کریم الدین صاحب ربوہ کا نکاح مکرم محمد عارف صاحب ابن مکرم معراج دین صاحب لاہور سے ڈیڑھ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۵۳) محترمہ شہناز اختر صاحبہ بنت مکرم سردار محمد اسحاق صاحب لاہور کا نکاح مکرم انور احمد صاحب ابن مکرم مختار احمد صاحب ربوہ سے اڑھائی ہزار روپے حق مہر پر۔

(۵۴) محترمہ نسرین اختر صاحبہ بنت مکرم نور الدین صاحب ٹھیکیدار کا نکاح مکرم محمد یعقوب صاحب ابن مکرم علی محمد صاحب کراچی سے تین ہزار روپے حق مہر پر۔

(۵۵) محترمہ ساجدہ پروین صاحبہ بنت مکرم ظفر اللہ خان صاحب گھمن مرحوم ساکن سیچ گوجرانوالہ کا نکاح مکرم سلطان احمد صاحب ابن مکرم غلام حیدر صاحب بھڑی شاہ رحمٰن سے دو ہزار روپے حق مہر پر۔

(۵۶) محترمہ غزالہ قمر صاحبہ بنت مکرم عبدالحی صاحب ربوہ کا نکاح مکرم مبارک احمد صاحب قمر ابن شیخ عبدالرشید صاحب [illegible] ساکن شکارپور سندھ سے پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۵۷) محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ عبدالرشید صاحب شکارپور سندھ کا نکاح مکرم عبدالقیوم صاحب بھٹی ابن مکرم عبدالکریم صاحب بھٹی ساکن جیکب آباد سے دس ہزار روپے حق مہر پر۔

(۵۸) محترمہ امۃ المتین صاحبہ بنت مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب ساکن ربوہ کا نکاح مکرم کولمبس خان صاحب ابن مکرم حیات محمد خان صاحب ساکن ربوہ سے دو ہزار روپے حق مہر پر۔

(۵۹) محترمہ فرخندہ جبیں اختر صاحبہ بنت مکرم حافظ عبداللطیف صاحب سرگودھا کا نکاح مکرم منور احمد صاحب ابن مکرم چوہدری حاکم علی صاحب ساکن چک ۹۸ جنوبی ضلع سرگودھا سے ۱۵۰۰ ڈیڑھ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۶۰) محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ بنت مکرم صوبیدار حبیب الرحمٰن صاحب ساکن بھیلڑی شاہ کریم ضلع حیدرآباد کا نکاح مکرم سلطان احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محب الرحمٰن صاحب ساکن چک ۹۸ ج ب لائلپور سے ڈیڑھ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۶۱) محترمہ شگفتہ بی بی صاحبہ بنت مکرم چوہدری محبوب الرحمٰن صاحب ساکن بھیلڑی شاہ کریم کا نکاح مکرم فضل احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محب الرحمٰن صاحب لائلپور سے ڈیڑھ ہزار روپے حق مہر پر۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے حاضرین سمیت دعا کرائی۔

برائے توجہ مجالس انصار اللہ

وسط ماہ دسمبر میں ایک سرکلر کے ذریعہ جملہ مجالس انصار اللہ کو درخواست کی گئی تھی کہ وہ کل تعداد انصار اللہ اور صف دوم کے انصار کی تعداد سے مرکز کو فوری طور پر مطلع کریں۔ ۳۱ دسمبر تک کی ڈاک مظہر ہے کہ ۳۴۳ مجالس نے مطلوبہ کوائف بھجوائے ہیں اس معمولی اور آسان کام کے لئے تاخیر کا کوئی جواز نظر نہیں آتا۔ ان سطور کے ذریعہ مکرر درخواست ہے کہ جلد از جلد مطلوبہ کوائف مرکز میں پہنچا دیئے جائیں۔ جن ۳۴۳ مجالس نے تعمیل کر دی ہے ان کے اسماء بغرض دعا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر دئے گئے ہیں۔ ناظمین اضلاع سے درخواست ہے کہ ضلعی سطح پر جلد از جلد اس کام کو تکمیل تک پہنچانے کی سعی فرمائیں۔

(نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حج کے احکام اور اس کا فلسفہ

تقریر محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء

(۳)

عرفات میں قیام حج کے لئے دوسرا فرض ہے۔ جیسا کہ اوپر آچکا ہے۔ پہلی لازمی چیز احرام باندھنا ہے۔ دوسری عرفات میں قیام ہے جس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔ یہ قیام اگر چند منٹ کا بھی ہو جائے تو بھی حج ہو جاتا ہے لیکن اگر کوئی شخص عرفات نہ پہنچے اور تھوڑا سا بھی وقوف نہ کرے اس کا حج نہیں ہوتا۔

۹ ذوالحجہ کو سارا دن عرفات میں گزار کر آفتاب غروب ہونے پر وہاں سے مزدلفہ کے لئے روانگی ہوتی ہے جو عرفات اور منیٰ کے قریباً درمیان میں ایک میدان ہے۔ وہاں پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع ہوتی ہیں رات وہاں گزارنی ہوتی ہے اس جگہ شامیانے نہیں لگائے جاتے بلکہ آسمان کے نیچے ہی سونا ہوتا ہے۔ اتنے لاکھ انسانوں کے ہجوم میں اور رات کا وقت ہونے کی وجہ سے محفوظ طریق یہی ہے کہ جہاں بس یا کار کھڑی کی جائے وہیں اس کے پاس زمین پر بستر کر لئے جائیں تاکہ اپنی سواری تلاش کرنے کا مسئلہ پیدا نہ ہو جائے جو کہ نہایت درجہ مشکل ڈالتا ہے کئی لوگ وہاں اپنے ساتھیوں سے بچھڑ جاتے ہیں اور پھر تلاش نہیں کر سکتے۔ اس لئے وہاں بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔

مزدلفہ میں ہی مشعر الحرام ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بہت ذکر کرنے کا حکم فرمایا ہے:۔

"فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ"

(بقرہ آیت ۱۹۹)

اصل مقام کی نشان دہی کے لئے وہاں مسجد بنی ہوئی ہے۔ جسے مسجد مشعر الحرام کہتے ہیں پس مزدلفہ میں ذکر الٰہی کثرت سے کرنا چاہئے۔ یہاں سے پچاس ساٹھ چھوٹی چھوٹی کنکریاں بھی اٹھانی ہوتی ہیں جن سے منیٰ میں شیاطین کو رمی کرتے ہیں۔ ان میں سے استعمال تو ۴۹ ہوتی ہیں باقی احتیاط کے طور پر رکھ لیتے ہیں تاکہ کوئی ضائع ہو جائے تو ان سے کمی پوری کر لی جائے۔

حدیث:

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا اور ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ تکبیر کہی۔ اور ان کے درمیان میں نہ سنتیں پڑھیں نہ نفل اور نہ ان کے پیچھے کچھ پڑھا۔" (بخاری)

۱۰ ذوالحجہ کو نماز فجر ادا کر کے طلوع آفتاب سے قبل منیٰ کو روانہ ہونا چاہئے منیٰ پہنچ کر پہلے اَلْجَمْرَةُ الْاُخْرٰى کو سات کنکریاں مارتے ہیں۔ منیٰ میں تین قد آدم ستون پتھر کے بنے ہوئے ہیں جو ایک دوسرے سے کسی قدر فاصلے پر نصب ہیں۔ یہ ستون شیطان کی علامت کے طور پر ہیں۔ ان پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ جسے عربی میں رَمْی کہتے ہیں۔ ان میں سے جو مسجد خیف کے قریب مشرق کی جانب ہے اسے الجمرة الاولیٰ کہتے ہیں اس سے آگے مکہ مکرمہ کی طرف الجمرة الوسطیٰ ہے اور سب سے آخر میں الجمرة الکبریٰ یا الجمرة الاخریٰ ہے۔ مزدلفہ سے واپس آکر ۱۰ ذوالحجہ کی صبح کو الجمرة الاخریٰ کو سات کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ پھر گیارہ بارہ ذوالحجہ کو دونوں روز تینوں کو سات سات کنکریاں ماری ہوتی ہیں۔ اس طرح سے کل ۴۹ کنکریاں مارتے ہیں۔ جمرات کے پاس پڑی ہوئی کنکریاں اٹھا کر مارنا منع ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب اپنی رویاء کو پوری کرنے کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے منیٰ لا رہے تھے۔ تو ان تین جگہوں پر جہاں یہ جمرات نصب ہیں۔ شیطان نے آپ کو پھسلانے کی کوشش کی کہ آپ یہ قربانی نہ کریں۔ آپ نے اس وقت شیطان کو دھتکارا اور اب وہاں بطور علامت ان جمرات پر رمی کی جاتی ہے۔

رمی کے متعلق چند ایک حدیثیں یہ ہیں:

(۱) "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جمرات پر کنکریاں مارنا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا صرف ذکر الٰہی کے لئے مقرر کیا گیا ہے"

(ترمذی۔ دارمی)

(۲) منیٰ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو پہلے جمرہ عقبیٰ پر کنکریاں ماریں۔ پھر منیٰ میں اپنی قیام گاہ پر آئے اور اپنے قربانی کے جانوروں کو ذبح کیا پھر سر منڈوایا اور بال تقسیم فرمائے۔

(ملخّص از بخاری و مسلم)

(۳) "جمرہ پر کنکریاں اس وقت تک نہ مارنا جب تک سورج نہ نکل آئے۔"

(ملخّص از ابن ماجہ۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ بحوالہ مشکوٰۃ)

(۴) "حضرت سالم ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ نزدیک کے جمرہ پر (جو مسجد خیف کے قریب واقع ہے اور جس کا نام جمرة اولیٰ ہے) سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر کہتے پھر آگے بڑھتے اور نرم زمین پر پہنچ کر قبلہ رخ کھڑے ہوتے اور دیر تک کھڑے رہتے اور دعا مانگتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ پھر جمرۂ وسطیٰ پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے۔ پھر بائیں جانب بڑھتے اور نرم زمین پر پہنچ کر قبلہ رخ کھڑے ہوتے اور دعا کرتے اور ہاتھ اٹھاتے اور دیر تک کھڑے رہتے پھر جمرۂ عقبہ پر نالے میں کھڑے ہو کر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے اور اس کے قریب دیر تک نہ ٹھہرتے پھر واپس آتے اور کہتے کہ اسی طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔" (بخاری)

(۵) "آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادی محسّر میں داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا تم پر لازم ہے۔ یہاں سے چھوٹی چھوٹی کنکریاں اٹھا لینا تاکہ تم ان کو جمرہ پر مارو۔ آپ رمی جمرہ تک لبیک کہتے رہے۔"

(ملخّص از مسلم)

(۶) "وادی محسّر میں آپ تیز قدم چلے۔"

(ملخّص از ترمذی)

۱۰ ذوالحجہ کی صبح کو الجمرة الاخریٰ پر رمی کے بعد قربانی دینی ہوتی ہے۔ منیٰ میں پہاڑی کے دامن میں مسجد خیف سے ڈیڑھ دو میل کے فاصلہ پر چار دیواری بنا کر قربانی کے لئے جگہ مخصوص کی ہوئی ہے تاکہ انسانی صحت پر اثر نہ پڑے ویسے بھی منیٰ میں دو تین دن کے قیام سے بے حد گند پڑ جاتا ہے جس سے وہاں ٹھہرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ حکومت پچکاریوں سے جراثیم مارنے والی دوائیں پھینکتی ہے لیکن لاکھوں انسانوں کے ہجوم سے جو گند پڑتا ہے اس کے دور کرنے کے لئے وہ سخت ناکافی ہوتا ہے۔ اس مخصوص جگہ میں ہر قسم کے جانور لائے جاتے ہیں لیکن اس احاطہ میں داخل ہو کر جانور کا انتخاب اور قربانی دینا ایک بڑا مرحلہ ہوتا ہے۔ جس کے لئے بڑی طاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کمزور ہمت والے کے لئے یہ کام بہت مشکل ہوتا ہے۔

قربانی کے بعد وہیں باہر نکل کر سر منڈوایا جاتا ہے یا بال ترشوائے جاتے ہیں۔ قربانی اور حلق (یعنی سر منڈوانے) اور قصر (بال ترشوانے) کے بارے میں چند ایک حدیثیں درج کی جاتی ہیں:۔

(۱) "حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے جانوروں کے ہاروں کے لئے رسّی میں نے اپنے ہاتھوں سے بٹی۔ پھر ان ہاروں کو ان کے گلے میں ڈالا۔ ان کے کوہان کو زخمی کیا اور قربانی کے جانور بنا کر ان کو مکہ کی طرف روانہ کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان جانوروں کے بھیجنے سے کوئی حلال چیز حرام نہیں ہوئی۔"

(بخاری و مسلم)

(۲) "حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کی۔ اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے۔" (مسلم)

(۳) "حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ وہ ایک شخص کے پاس پہنچے جو اپنے اونٹ بٹھا کر ذبح کر رہا تھا۔ انہوں نے اس سے کہا اونٹ کو کھڑا کر کے اور اس کے پاؤں کو باندھ کر ذبح کر کہ یہ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔"

(بخاری و مسلم)

(۴) "قربانی کی مزدوری اپنے پاس سے دینی چاہئے۔"

(ملخّص از بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ)

(۵) "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تمام دنوں میں بڑا قربانی کا دن ہے اور پھر قرّ کا (یعنی گیارھویں ذوالحجہ)"

(ملخّص از ابوداؤد)

(۶) "حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈوایا اور صحابہؓ میں سے بعض نے سر منڈوایا اور بعض نے بال ترشوائے۔" (بخاری و مسلم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۷) "حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ معاویہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال تراشے۔ مروہ کے قریب۔ بڑی قینچی سے۔"

(بخاری و مسلم)

(۸) "حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا۔ "اے اللہ سر منڈوانے والوں پر رحم فرما۔" صحابہؓ نے عرض کی اور بال ترشوانے پر یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا اے اللہ سر منڈوانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہؓ نے پھر پوچھا اور بال ترشوانے والوں پر یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا۔ اور بال ترشوانے والوں پر بھی"

(بخاری و مسلم)

(۹) "حضرت علیؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سر منڈوانے سے منع فرمایا ہے۔"

(ترمذی)

(۱۰) "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے لئے سر منڈوانا نہیں بلکہ سر کے بال ترشوانا واجب کیا ہے۔"

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ دارمی)

(۱۱) "حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی تھی احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے جس میں مشک بھی ہوتی تھی۔"

(بخاری و مسلم)

(۱۲) "حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ عباسؓ ابن عبد المطلب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کی درخواست کی کہ منیٰ میں قیام کی راتوں میں ان کو مکہ رہنے کی اجازت دے دی جائے تاکہ وہ زمزم پر لوگوں کو پانی پلائیں۔ آپؐ نے اجازت دے دی۔"

(بخاری و مسلم)

(۱۳) "حضرت ابو البداح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ چرانے والوں کو اجازت دے دی تھی کہ وہ رات کو منیٰ میں قیام نہ کریں اور یہ کہ قربانی کے دن تو جمرہ عقبیٰ پر کنکریاں ماریں لیکن پھر دو دن کی کنکریاں مارنے کو ایک ہی دن میں جمع کر لیں۔ خواہ قربانی کے دوسرے دن یا تیسرے دن۔"

(مالک۔ ترمذی۔ نسائی بحوالہ مشکوٰۃ)

(۱۴) "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قربانی کے دن آخری وقت میں ظہر کی نماز پڑھ کر فرض طواف کیا۔ اس کے بعد منیٰ میں واپس آ گئے۔ اور منیٰ میں تشریق کے دن (یعنی گیارھویں بارھویں اور تیرھویں تاریخیں) بسر کیں۔ ان دنوں میں آپ جمرات پر دن ڈھلے کنکریاں مارتے تھے۔ ہر جمرہ پر سات کنکریاں اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے......" (الخ)

(ابوداؤد)

سر منڈانے یا بال ترشوانے کے بعد احرام کھول دیا جاتا ہے اور نہا کر دوسرے کپڑے پہنے جاتے ہیں۔ اس سے حالت احرام ختم ہو جاتی ہے اور تلبیہ بھی ساقط ہو جاتا ہے

احرام کی حالت میں بعض چیزوں کی ممانعت اور بعض کے جواز کے بارہ میں چند ایک حدیثیں:۔

(۱) "حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محرم نہ نکاح کرے اور نہ اس کا نکاح کرایا جائے اور نہ ہی وہ نکاح کیلئے رشتہ مانگنے کا پیغام بھیجے۔"

(مسلم)

(۲) "حضرت ابو ایوبؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام میں اپنے سر کو دھو لیا کرتے تھے۔"

(بخاری و مسلم)

(۳) "حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں سینگیاں لگوائیں۔"

(بخاری و مسلم)

(۴) "حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانور ہیں جن کو حرم میں اور احرام کی حالت میں مارنا گناہ نہیں۔ چوہا۔ کوا۔ چیل۔ بچھو اور کاٹ لینے والا کتا۔"

(بخاری و مسلم)

(۵) "حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حالتِ احرام میں شکار کا گوشت تمہارے لئے حلال ہے لیکن خود شکار نہ کرو۔ یا تمہارے کہنے پر یا تمہاری خاطر شکار نہ کیا گیا ہو۔"

(ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی)

(۶) "بحالتِ احرام میں پرندے کا گوشت کھانے میں حرج نہیں۔"

(ملخص از مسلم بحوالہ مشکوٰۃ)

احرام کھولنے کے بعد طوافِ زیارت ضروری ہے۔ یہ بھی احرام اور عرفات میں جانے کی طرح فرائض حج میں سے ہے ان تین (احرام وقوف عرفات اور طواف زیارت) کے علاوہ باقی سب واجبات ہیں جو اگر نہ کئے جاتیں تو ان میں سے بعض کا فدیہ ہے اور بعض کے فدیے کی بھی ضرورت نہیں لیکن یہ ضرور ہے کہ ان کے نہ کرنے میں حج کے ثواب میں کمی آ جاتی ہے اور بعض حالات میں بہت زیادہ کمی۔ تینوں فرائض میں سے اگر کوئی رہ جائے تو حج نہیں ہوتا۔ طواف زیارت میں تاخیر بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت میں قربانی کے دن رات تک تاخیر کی۔"

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

مکہ مکرمہ میں طواف زیارت کرنے کے بعد پھر منیٰ میں جا کر ۱۰ ذوالحجہ کے دن کا باقی حصہ اور ۱۱ ذوالحجہ اور ۱۲ ذوالحجہ زوال تک رہنا ہوتا ہے۔ اگر انسان رہ سکے تو ۱۳ ذوالحجہ کے زوال تک رہے جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے:۔

"فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ"

(بقرہ ۲۰۴)

یعنی جو شخص جلدی کرے اور دو دنوں میں ہی واپس چلا جائے تو اسے گناہ نہیں اور جو پیچھے رہ جائے اسے بھی گناہ نہیں۔

۱۲ ذوالحجہ یا ۱۳ ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ پہنچ کر حج مکمل ہو جاتا ہے لیکن مکہ مکرمہ سے واپس چلے جانے سے پہلے طواف وداع کرنے کے متعلق بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے چنانچہ حدیث میں ہے:۔

(۱) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ لوگ (حج سے فارغ ہو کر) ہر طرف جا رہے تھے۔ (یعنی اپنے گھروں کو بغیر طواف وداع کئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص (مکہ سے باہر رہنے والا) اس وقت تک واپس نہ جائے جب تک بیت اللہ سے اپنے آخری عہد کو پورا نہ کرے (یعنی رخصتی طواف نہ کرے) مگر یہ طواف حیض والی عورتوں پر موقوف کر دیا گیا ہے۔"

(۲) "حضرت صفیہؓ نے خون حیض آنے پر طواف وداع نہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا قربانی کے دن کیا۔ کہا گیا ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ تو چلو۔"

(بخاری و مسلم)

یہ بیان کر دینا بھی ضروری ہے کہ اگر بعض اعمال حج میں تقدیم و تاخیر بھی ہو جاتے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ چنانچہ اس بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشادات فرمائے ہیں:۔

(۱) حضرت عبد اللہؓ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں منیٰ کے اندر قیام پذیر ہوئے تاکہ لوگ ان سے مسائل دریافت کریں۔ پس آپؐ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا۔ ناواقفیت کے سبب میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ ذبح کر اور پھر سر منڈوانے کی کوئی حرج نہیں۔ دوسرا شخص آیا اس نے عرض کیا۔ ناواقفیت کے سبب سے میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اب کنکریاں مار لے اور کوئی حرج نہیں مختصر یہ کہ تقدیم و تاخیر کے جو مسائل آپؐ سے دریافت کئے گئے۔ آپؐ نے سب کے جواب میں فرمایا۔ کوئی حرج نہیں۔"

(بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ:۔

"ایک شخص نے کہا کہ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے طواف کر لیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اب کنکریاں مار لے۔ کوئی گناہ نہیں۔"

(۲) "حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ قربانی کے دن منیٰ میں لوگ آپؐ سے مسائل دریافت کر رہے تھے اور آپؐ ہر ایک کے جواب میں یہ فرماتے تھے۔ کوئی حرج نہیں۔ ایک شخص نے پوچھا۔ میں نے شام ہونے کے بعد کنکریاں ماریں آپؐ نے فرمایا کوئی گناہ نہیں۔"

(بخاری)

(۳) "حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے سر منڈوانے سے پہلے فرض طواف کر لیا۔ آپؐ نے فرمایا سر منڈوا لے یا بال ترشوا لے۔ کوئی حرج نہیں۔ دوسرا شخص آیا اس نے کہا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ فرمایا۔ کنکریاں مار لے۔ کوئی حرج نہیں۔"

(بخاری)

(۴) "طواف سے پہلے صفا و مروہ کی سعی کر لی۔ فرمایا۔ کوئی گناہ نہیں۔"

(ملخص از ابوداؤد۔ بحوالہ مشکوٰۃ)

(ایاسی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ھمدردِ نسواں حبوب اٹھرا
مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج، خالص اور مکمل اجزاء سے تیار شدہ مکمل کورس -/۲۰ روپے
دواخانہ خدمتِ خلق (رجسٹرڈ) ربوہ

اللہ تعالیٰ آپ کو ہر بیماری سے شفا دے دعا کے ساتھ
دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ
کی ادویات استعمال کریں

ھر قسم کی اعلیٰ کوالٹی کا کپڑا پاپلین۔ لٹھا۔ کیمرک۔ فلالین رنگدار و پرنٹ بنانیوالے

سفینہ ڈائنگ اینڈ پرنٹنگ ورکس

ہر شہر کی مارکیٹ سے "سفینہ" کا مال طلب کریں

فون ملز ——— ۷۹۴۶
فون آفس منڈگلی — ۳۴۸۳ ۲
فون آفس گول کپڑا — ۴۵۳۶

مقبول روڈ لائلپور

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر گوشت پوست چڑھانے والی نایاب دوا

پیور الفلفا ٹانک

تمام جسمانی کمزوریاں دور کرنے کے لئے اکسیر ہے۔ خوب بھوک لگاتا اور غذا جزو بدن بناتا ہے۔ دل۔ جگر۔ معدہ۔ گردہ۔ مثانہ پھیپھڑے اور لبلبہ کی تمام کمزوریاں دور کرتا ہے۔ پیشاب کی کثرت اور جریان، احتلام دور کرتا ہے۔ غمگینی۔ لاغری اور سستی کو دور کرتا اور جسم میں طاقت پیدا کرتا ہے قیمت -/۴ ڈاک سے ۵/۰ رسالہ حیرت انگیز مجرب دوائیں مفت طلب کیجئے۔ نناواں ہومیو پیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمن بازار لائلپور

جدید میڈیکل سائنس "کیورٹیو سسٹم" کی

حیرت انگیز ادویات

پائیوریا کیور گوشت خورہ مسوڑھوں کی سوزش۔ درد۔ خون اور پیپ وغیرہ آنے۔ دانتوں کی جڑوں کے ننگا ہو جانے اور ہل جانے کا مستقل علاج ہے۔ فی مکمل کورس -/۱۰

کیریز کیور کمزور۔ بھربھرے۔ بدرنگ۔ بوسیدہ اور سوراخوں والے دانتوں کا مستقل علاج ہے۔ فی مکمل کورس -/۱۰

ٹوتھ کیور دانت درد کا فوری علاج ہے -/۲

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر **مفت**

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی ہیڈ آفس۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون نمبر ۶۲

زچگی کے مختلف مراحل میں

معاون وایہ ادویات

سے استفادہ فرمائیں
تفصیلی لٹریچر **مفت**
نذیر میڈیکل سنٹر دارالیمن ربوہ

جب سے اعلیٰ مزیدار اور فائدہ بخش ہے

تریاق سلیمانی

تبخیر معدہ۔ بدہضمی۔ پیٹ درد۔ ہیضہ متلی قے اور اسہال میں اس سے بہتر اور کوئی دوا نہیں

المنار دواخانہ ربوہ

پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد اور راولپنڈی میں

جائیداد۔ پلاٹس۔ کوٹھیاں اور دکانات کی خرید و فروخت کیلئے آپ اپنے ادارہ

ایکسچینج سنٹر فون نمبر ۲۲۲۴۴ سے استفادہ فرمائیں

المشتہر: داؤد برادرز۔ آب پارہ۔ اسلام آباد فون نمبر ۲۲۲۴۴

سرگودھا اور گوجرانوالہ کے درمیان سفر کے لئے ہمیشہ

کراؤن بس سروس

کی آرام دہ سبک رفتار بسوں پر سفر کیجئے

آپ اپنے

ترجمانِ خالد کیلئے

- خریدار بن کر خالد کے حلقہ اشاعت میں وسعت پیدا کر سکتے ہیں
- اشتہار فراہم کر کے اس کے اقتصادی استحکام میں حصہ لے سکتے ہیں۔
- مقالات۔ مضامین۔ مضامین کے ترجم منظومات اور دیگر نگارشات سے قلمی اعانت کر سکتے ہیں۔ جائزہ لیجئے

کہ

آپ اپنے ترجمان خالد کے لئے کیا کر رہے ہیں۔

مینیجر
رسالہ ماہنامہ خالد

ہر قسم کا سامان سائنس و اجیئی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹورز فون ۶۴۵

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

درخواستِ دعا

میرے ایک عزیز دوست مکرمی سید حبیب علی صاحب بلاک مینٹینر BLOCK MAINTAINER ریلوے شعبان ملتان چھاؤنی ۱۲/۱۲ شام چار بجے اپنے فرائض کی انجام دہی کے دوران ریلوے سگنل سے گر پڑے ان کی پسلیوں پر چوٹ آئی ہے اور ریلوے ہسپتال ملتان چھاؤنی میں زیر علاج ہیں احباب کرام صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں
(بشیر الدین محمود ملتان چھاؤنی)

جرم کلین (رجسٹرڈ) نئی و پرانی خارش۔ داد چنبل۔ کیل چھائیوں اور جلد جلدی امراض کیلئے نو دو اثر مرہم ہر دوا فروش سے خریدیں۔ قیمت ایک روپیہ

حمید دواخانہ عبداللہ پور لائلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الاضحیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

جانے کے باوجود، دنیا کی دھتکاری ہوئی جماعت ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے حضور بشاشت سے قربانیاں دینے میں آگے ہی آگے بڑھ رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس رُوحانی عمارت میں وسعت پیدا کرنے کی کامیاب کوشش کر رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

ہماری یہ عید دراصل قربانیوں کی یاد دلاتی ہے۔ اِس عید سے خدا تعالیٰ کے حضور ایک خاص مقصد کے حصول کے لئے قربانیاں دینے کی یاد تازہ کی جاتی ہے۔ اِس وقت جماعتِ احمدیہ کے سب افراد مرد بھی اور عورتیں بھی، بڑے بھی اور چھوٹے بھی چونکہ خدا کی راہ میں قربانیاں دینے میں مشغول ہیں اِس لئے مَیں سب کو اِس

عید کی مبارکباد

پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ان قربانیوں کے نتیجہ میں جو برکات حاصل ہو رہی ہیں اللہ تعالیٰ اُن میں اَور بھی زیادتی کرے اور آپ سب اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کے وارث بنیں جن کی ہمیں بشارتیں دی گئی ہیں۔ یہ وہ بشارتیں ہیں جن کا پہلے نبیوں نے بھی ذکر کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عظیم نعمتوں کی بشارتیں دی ہیں اور آپؐ کے عاجز متبعین نے بھی اُن کا ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو خدا کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہمیں وہ ساری نعمتیں مل جائیں جن کی ہمیں بشارتیں دی گئی ہیں اور اِس طرح قربانی کی اِس عید سے جو حقیقی برکات وابستہ ہیں خدا کرے کہ ہم سب کو وہ برکتیں نصیب ہوں۔ اللّٰھم آمین

دُعائے مغفرت

(۱) میرے بہنوئی مکرم ماسٹر فقیر احمد صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر پرائمری سکول ربوہ ۸ رجنوری ۱۹۷۴ء کو ۱۰ بجے شب خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۹ رجنوری کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو پانچ بجے شام مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرماویں اور یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

(حکیم محمد صدیق (دواخانہ طبِّ جدید) ربوہ)

(۲) میرے خسر چوہدری بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ساکن تلونڈی موسےٰ خاں ضلع گوجرانوالہ ۸ رجنوری ۱۹۷۴ء کو فوت ہو گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ جنازہ ۹ رجنوری کو ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بعد نمازِ عصر پڑھائی۔ مقبرہ بہشتی میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے دعا کرائی۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(ارشاد احمد ورک ایڈووکیٹ سپریم کورٹ۔ بلال گنج۔ لاہور)

(۳) میرے ابّا جان مہر عاشق محمد صاحب سیال سرگانہ پریذیڈنٹ جماعت باگڑ سرگانہ حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے یکم دسمبر ۱۹۷۳ء کی شب کو فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مرحوم موصی تھے بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کی تدفین ہوئی۔ بہت مخلص احمدی تھے۔ بڑی بڑی قربانیاں سلسلہ کے لئے دیں۔ ہمیشہ دینی ترقی کو دنیوی ترقی پر ترجیح دی۔

تمام احمدی بہن بھائیوں سے استدعا ہے کہ میرے ابّا جان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم غمزدہ بہن بھائیوں اور والدہ محترمہ کو صبر کی توفیق دے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(ممتاز طاہرہ۔ دار الصدر غربی۔ ربوہ)

محترم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی مرحوم کی یاد میں

(مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ریٹائرڈ۔ ربوہ)

جب مَیں ۱۹۳۳ء۔۱۹۳۶ء میں نوشہر چھاؤنی کے فوجی ہسپتال میں تعینات تھا تو ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی مرحوم وہاں لوکو (ریلوے) میں بطور انچارج کام کرتے تھے۔ احمدیت کی برکت سے ہمارے تعلقات دوستی دن بدن بڑھتے گئے جو بفضلِ تعالیٰ آخر دم تک قائم رہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہم سگے بھائی ہیں۔ ان کی اہلیہ محترمہ ہمشیرہ مریم بیگم صاحبہ (مرحومہ) بھی مجھ سے اور میرے اہل وعیال سے بہت نیک سلوک کرتی تھیں۔ مَیں نے ان دونوں کو حضرت المصلح الموعودؓ کی تفسیر کبیر میں تحریر "کہ اس میں شک نہیں ہماری جماعت میں بعض لوگ نیک اور متقی ہیں" اس کا عین مصداق پایا۔

ربوہ میں رہائش کے بعد بھی ہمشیرہ مریم بیگم صاحبہ ہمارے ہاں ہفتہ عشرہ کے بعد بلاناغہ تشریف لاتیں اور کوئی نہ کوئی تحفہ ساتھ ضرور ہوتا۔ یہی حال مکرم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم کا رہا کہ وہ بھی جب تک ان کی صحت اجازت دیتی رہی ضرور تشریف لاتے یہاں تک کہ وہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے۔

ہمشیرہ مریم بیگم صاحبہ کا ذکر آنے پر ملک صاحب مرحوم آبدیدہ ہو جاتے اور فرمایا کرتے تھے کہ جب میری شادی ہوئی تو مَیں اور میرا خاندان غیر احمدی تھا" ہم جہالت کی وجہ سے مریم بیگم کو پیٹتے اور وہ تہجد میں رو رو کر ہمارے لئے دعائیں کرتی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارا سارا خاندان احمدی ہو گیا۔ گرمی کے موسم میں جب رات کو مجھے نیند نہ آتی تو وہ ساری ساری رات مجھے پنکھا جھلتی رہتی"۔ (جزاھا اللہ احسن الجزاء)

مکرم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم اپنی ملازمت کے دَوران جماعت کے کام جو بھی اُن کے سپرد ہوتے نہایت محنت اور دیانت داری سے کرتے تھے اور تبلیغ کرنے میں بہت دلچسپی لیتے تھے چنانچہ ہم معہ مکرم مرزا غلام حیدر صاحب وکیل امیر جماعت نوشہرہ اور بھائی محمد عبد اللہ صاحب وفد کی شکل میں دریا کے پار نوشہرہ کلاں میں ایک پروگرام کے ماتحت جاتے تھے اور وہاں کے لوگوں کو تبلیغ کرتے تھے جس کے نتیجہ میں بعض با اثر لوگ احمدیت قبول کر کے مخلص ثابت ہوئے جن میں قاضی محمد علی صاحب (مرحوم) اور مخدوم خاندان کے بعض افراد شامل تھے۔

ہمشیرہ مریم بیگم صاحبہ اور بھائی محمد عبد اللہ صاحب کی لڑکی مریم بھی تبلیغی کاموں میں کافی حصّہ لیتی تھیں اور دُور دُور تک پیدل چل کر احمدی بہنوں سے ملتی تھیں۔

افسوس ہے کہ مکرم ملک محمد شفیع صاحب کے ہاں باوجود ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

یہاں ربوہ میں آ کر بھی انہیں لمبے عرصہ تک خدمتِ دین کا موقع ملا۔ انہوں نے اپنا مکان وقف کے طور پر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے نام ہبہ کر دیا۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ انہیں اپنے فضل وکرم کے ماتحت جنت الفردوس میں مقامِ قُرب سے نوازے اور ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ؎

یا الٰہی بر تربتِ او بارشِ رحمت ببار
داخلش کُن از کمالِ فضل در بیت النعیم

داخلہ ایم۔ ایس سی فزکس

شعبہ فزکس تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایم۔ ایس سی فزکس کے سالِ پنجم میں داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں جو کالج کے مطبوعہ فارم پر ۲۱ رجنوری سے قبل دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں ۲۷ رجنوری کو داخلہ کا امتحان اور انٹرویو ہوگا اور ۲ رفروری سے باقاعدہ تدریس شروع ہو جائیگی۔ داخلہ کے امتحان میں شمولیت لازمی ہے۔ اس کے بغیر کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴